تنفیرِ عوام سے بچئے

مدنی مشوروں کے مدنی پھول

اگست 2024

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

تنفیرِ عوام سے بچئے (قسط دوم)

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبیِ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پڑھ کر آراستہ کرو کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہو گا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اللہ پاک کی رضا کیلئے دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے اور تنفیرِ عوام سے بچنا چاہئے یعنی ایسے کاموں سے بچیں جو لوگوں کو دین سے اور مذہبی لوگوں سے متنفر کریں۔ اس موضوع پر پچھلے ماہانہ مشورے کے بیان میں بھی ہم نے قرآن وحدیث کی روشنی میں کچھ باتیں سنیں ۔ آج بھی اسی موضوع پر ایسی کچھ مزید مثالیں سنتے ہیں جو تنفیر کا باعث بن سکتی ہیں اور ان سے بچنا چاہئے۔

بچوں کو دین سے متنفر ہونے سے بچائیے

پیارے اسلامی بھائیو! اولاد کی اچھی تربیت کرنا اور انہیں نماز اور احکامِ دین کی پابندی کروانا والدین کی ذمہ داری ہے۔ اپنی اولاد میں سے نو عمر لڑکوں کو نیک اعمال کا عادی بنانے کیلئے بھی حکمتِ عملی سے کام لیا جائے اور ایسا طریقہ نہ اپنایا جائے جو انہیں متنفر کر دے۔ علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ حدیثِ پاک ”بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا“ (خوشخبری سنانا، نفرت نہ پھیلانا) کے تحت فرماتے ہیں: اور اسی طرح یہ امور اُن بچوں کے معاملے میں اپنانا بھی ضروری ہیں

(1)...مسند الفردوس، 2/291، حدیث:3330، دار الکتب العلمیہ

www.dawateislami.net

جو مکلَّف ہونے (یعنی بالغ ہونے) کے قریب ہوں اور (ابھی) نیک اعمال کی لگن ان کے دل میں پختہ نہ ہوئی ہو اور نہ وہ ان کے عادی ہوئے ہوں تو خبردار! ابتداء میں ان پر سختی نہ کی جائے کہ کہیں وہ نیک اعمال کو اپنانے سے بھاگ ہی نہ جائیں۔ جی ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔[1]

بچوں کو جھڑک کر صفوں کے درمیان سے نہ نکالئے

اسی طرح نمازِ باجماعت میں یہ شرعی اصول ہے کہ بچوں کی صف علیحدہ بنائی جائے اور اگر ایک ہی بچہ ہو تو اسے صف میں بھی کھڑا کیا جا سکتا ہے۔[2] نیز سمجھدار بچہ اگر بڑوں کی صف میں نماز شروع کر دے تو پھر اسے پیچھے نہ کیا جائے۔[3] بچوں کی علیحدہ صف بنانے اور انہیں بڑوں کی صف سے بچوں کی صف میں منتقل کرنے کا عمل پیار، محبت اور حکمتِ عملی سے کرنا ضروری ہے۔ کئی لوگ خاص طور پر بزرگ نمازی حضرات چھوٹے بچوں کو جھڑک اور ڈانٹ کر صفوں سے نکالتے ہیں۔ بعض اوقات یہ چیز بچوں کو متنفر کرنے اور انہیں دین سے دور کرنے کی وجہ بنتی ہے۔

امیرِ اہلِ سنت کے بچپن کا ایک تلخ واقعہ

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ اپنے بچپن کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک مرتبہ بادامی مسجد میں نماز کے لیے صفیں بننا شروع ہوئیں تو میں بھی پہلی صف میں کھڑا ہو گیا۔ اتنے میں ایک بڑے میاں نے مجھے جھڑکا: ”اِے چل۔“ اور بازو سے پکڑ کر مجھے صف سے نکال دیا۔ یہ میرے بچپن کا انتہائی تلخ واقعہ ہے جس سے میری بہت دل آزاری اور دل شکنی ہوئی تھی۔ کاش وہ شفقت کے ساتھ مجھے پیچھے ہٹاتے اور یوں کہتے

---

(1)... اکمال المعلم بفوائد مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب فی الامر والتیسیر... الخ، 6/37، تحت الحدیث 1733
(2)... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ص 78، ماخوذاً، دار الکتب العلمیہ
(3)... مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، فصل فی بیان الاحق بالامامۃ، ص 165 ماخوذاً، مکتبۃ المدینہ

www.dawateislami.net

کہ ”بیٹے آپ پیچھے نماز پڑھ لو، ابھی آپ چھوٹے ہو جب بڑے ہوگے تو آپ بھی آگے نماز پڑھنا، ماشاءَ اللہ! جاؤ بیٹے پیچھے جاؤ“ تو ایسے نرم کلمات سے میرا دل کبھی بھی نہ دُکھتا لیکن انہوں نے ڈانٹتے ہوئے ہٹایا۔ بہر حال اللہ پاک نے مجھے بچالیا اور میں نے مسجد نہیں چھوڑی ورنہ خدا کی قسم میرا ایسا دل ٹوٹا تھا کہ اگر اُس وقت شیطان مجھے بہکا دیتا تو شاید میں دوبارہ مسجد کا رخ ہی نہ کرتا۔ (1)

گندا یا شہرت والا لباس نہ پہنئے

دین کے مبلغ یا مذہبی شخص کیلئے جس طرح اخلاقی برائیوں سے پاک وصاف ہونا ضروری ہے اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ظاہری صفائی ستھرائی کا اہتمام کرے گندا اور میلا کچیلا طرزِ زندگی اختیار نہ کرے، واضح رہے کہ سادگی ضرور اپنائی جائے مگر سادگی کا مطلب صفائی ستھرائی کا نہ ہونا اور میلا کچیلا ہونا نہیں۔ مذہبی شخص کا صاف ستھرا لباس نہ پہننا، کئی دنوں تک نہ نہانا، بالوں کی تراش خراش نہ کرنا اور جائز زینت اختیار نہ کرنا تنفیرِ عوام کا سبب بنتا ہے اور اس طرح وہ مذہبی لوگوں سے دور بھاگتے ہیں۔ اسی طرح فیشن والے، شوخ اور بھڑکیلے رنگوں والے لباس پہننا، مردوں کا عورتوں کے انداز میں زیب وزینت اور میک اَپ کرنا اور شہر کے رَواج سے ہٹ کر ایسے لباس پہننا جو شہرت کا سبب بنے اس سے بھی عوام متنفر ہوتی ہے لہٰذا ایسے کاموں سے دور رہیں۔

غیر ضروری مسائل بیان نہ کریں

تنفیرِ عوام سے بچنے والے اُمور میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ بعض اوقات فتنے کا خوف ہو تو مستحب کام کو بھی ترک کر دیا جائے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں ایک مُستَحب کام کے کرنے کے بارے میں اِستِفتاء پیش ہوا، چُونکہ فی زمانہ ہند میں اُس امرِ مُستَحب

---

(1)...آڈیو کیسٹ مدنی مذاکرہ نمبر: 31،20

www.dawateislami.net

پر عمل کرنے میں فتنے کا احتمال (شک) تھا لہٰذا آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے جو فتویٰ ارشاد فرمایا اس کا مفہوم یہ ہے کہ "یہ کام وہاں مُستحب ہے جہاں اس کا رَواج ہو، یہاں کے شہروں میں اس کا نام ونشان نہیں، اگر یہاں کوئی یہ کام کرے گا تو جاہِل لوگ اس پر ہنسیں گے اور شرعی مسئلہ پر ہنسنا اپنا دین برباد کرنا ہے، لہٰذا یہاں اِس پر عمل کی حاجت نہیں۔ ایک مُستحَب بات کی وجہ سے مسلمانوں کو ایسی سخت آزمائش میں ڈالنا پسندیدہ نہیں۔"(1)

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو فتنے اور آزمائش سے بچایا جائے کیونکہ جو لوگ اپنے قول و فعل سے مسلمانوں کو فتنے اور آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں ان کیلئے قرآن میں سخت وعید آئی ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ﴿۱۰﴾ (پ30، البروج:10)

ترجَمۂ کنز العرفان: بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب ہے۔

مشہور مفسر، حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: مسلمانوں میں فتنہ پھیلانے والا بڑا مجرم ہے، عالم کو چاہئے کہ ایسا غیر ضَروری مسئلہ نہ بیان کرے جس سے فتنہ ہو۔(2)

سوشل میڈیا پر اصلاح کرنے والے

اس پر ان مذہبی لوگوں کو ضرور غور کرلینا چاہیے جو اصلاح اور حق گوئی کے نام پر سوشل میڈیا پہ لوگوں کے عیب نکالتے اور ایک دوسرے پر کیچڑ اُچھالتے ہیں۔ ایسے لوگ

(1)...فتاوٰی رضویہ، 22/603، ملخصًا

(2)...تفسیر نورالعرفان، پ30، البروج، تحت الآیۃ:10

اس واضح حکمِ قرآنی ”لَا تَجَسَّسُوْا“ (یعنی ٹوہ میں نہ پڑو) کے باوجود بلا مصلحتِ شرعی لوگوں کے عیب تلاش کرتے اور پھر انہیں عوام میں اُچھال کر عزت کی دھجیاں اُڑاتے ہیں۔ نیز عوام کا بھی ایک مزاج بنا ہوا ہے کہ کسی دینی شخص کی کوئی بھی نامناسب بات مل جائے اسے خوب اُچھالتے اور شیئر کرتے ہیں۔ اس رویے نے عوام کو مذہبی لوگوں اور پھر اس کے نتیجے میں مذہب سے متنفر کرنے میں خوب کردار ادا کیا ہے۔ بارہا مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ سوشل میڈیا پر تنقید کرنے والوں کو اس معاملے کے تمام پہلوؤں کا علم نہیں ہوتا اور وہ اپنی فہم کے مطابق یا تصویر کے ایک رُخ کو دیکھتے ہوئے سوشل میڈیا پر خوب واویلا مچا چکے ہوتے ہیں۔ پھر بعد میں جب حقیقتِ حال پتہ چلتی ہے تو تب تک وہ منفی بات اتنی پھیل چکی ہوتی اور اس سے اتنا نقصان ہوچکا ہوتا ہے کہ اب اس کی تلافی ممکن نہیں ہوتی۔ اے کاش! اصلاح کرنے والے سوشل میڈیا پر وائرل کرنے کے بجائے متعلقہ فرد کی اصلاح کریں۔ سوشل میڈیا پر کسی کی اصلاح کرنا گویا پوری دنیا کے سامنے کسی کو ذلیل کرنا ہے۔

امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کا قول ہے: جس نے اپنے مُسلمان بھائی کو تنہائی میں سمجھایا اُس نے اُسے نصیحت کی اور زینت بخشی اور جس نے سب کے سامنے سمجھایا اُس نے اُسے رُسوا اور بدنام کیا۔[(1)]

اپنے آپ کو بھی تنفیر سے بچائیں

پیارے اسلامی بھائیو! مشقت میں ڈالنے اور نفرت دِلانے والے کاموں سے جس طرح دوسروں کو بچانا ضروری ہے اسی طرح اپنی ذات کو بھی تنفیر سے بچائیں، مثلاً بلا وجہ خود کو تکلیف میں ڈالنے اور اپنے نفس پر طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالنے سے بچا جائے۔ چنانچہ حدیثِ پاک ”بَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا“ (خوشخبری سنانا، نفرت نہ پھیلانا) کے تحت اس کی شرح میں ہے:

(1)...احیاء العلوم، کتاب الآداب الالفۃ والاخوۃ، الباب الثانی، 2/225، دار الکتب العلمیہ

www.dawateislami.net

اپنی ذات کو نیک اعمال کا خوگر بنانے کے لیے بھی اِن امور کو اپنانا (یعنی آسانی اور دین کے قریب کرنے والے کام کرنا اور سختی و نفرت پیدا کرنے والے اُمور سے بچنا) ضروری ہے جب کہ وہ صدقِ نیت سے اعمال کو اپنانے کا ارادہ رکھتا ہو۔ شروع شروع میں وہ تھوڑے اور آسانی سے ہو جانے والے اعمال کو اپنانے کی کوشش کرے۔ یہاں تک کہ جب اس کی ذات ان سے مانوس ہو جائے اور وہ ان اعمال پر ہمیشگی پالے پھر وہ استطاعت کے مطابق پہلے سے زیادہ اعمال کی طرف رغبت کرے، (فرائض کے علاوہ) اپنی ذات پر ایسا بوجھ نہ ڈالے جس سے وہ عاجز آجائے اور اس پر ہمیشگی نا پاسکے۔ بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس چیز کی مذمت فرمائی ہے اور سب سے بہتر چیز کی رغبت دلائی ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ”اپنی جانوں کو اتنے ہی عمل کی عادت ڈالو جتنے عمل کی یہ طاقت رکھتے ہیں، کیونکہ اللہ پاک نہیں اُکتاتا یہاں تک کہ تم اُکتا جاتے ہو۔“[1] (یعنی اللہ پاک ثواب دینا موقوف (بند) نہیں فرماتا مگر تم اُکتا کر عمل چھوڑ دیتے ہو)

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے ہم سب کوشش کریں کہ اپنی ذات سے دین کو فائدہ پہنچائیں۔ اگر فائدہ نہیں پہنچا سکتے تو کم از کم اتنا تو ہو کہ ہمارے کسی قول اور فعل سے دینِ اسلام کو نقصان نہ پہنچے اور ہماری کسی حرکت سے لوگ دین سے بد ظن نہ ہوں۔ آخر میں مختصراً تنفیرِ عوام کا باعث بننے والے چند مزید اُمور ذکر کئے جا رہے ہیں، ان سے بچنے کی بھی بھرپور کوشش کریں۔

تنفیرِ عوام کا باعث بننے والے چند مزید اُمور

✿ بد نگاہی سے نہ بچنا۔ ✿ ایسے مقامات یا تقریبات میں جانا جہاں مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہو اور گانے باجے چلتے ہوں۔ ✿ سنتِ قبلیہ اور بعدیہ مسجد میں نہ پڑھنا یا بالکل ہی

(1)...اکمال المعلم بفوائد مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب فی الامر والتیسیر...الخ، 6/37، تحت الحدیث 1733

www.dawateislami.net

چھوڑ دینا۔ ✿ جان بوجھ کر تاخیر سے نماز پڑھنا۔ ✿ موبائل پر ہنس ہنس کر لمبی باتیں کرنا۔ ✿ بازاری گفتگو کرنا۔ ✿ نماز کے وقت مسجد سے نکل رہے ہونا، خصوصاً اس وقت جب لوگ مسجد کی طرف آرہے ہوں۔ ✿ لوگوں سے قرض مانگتے رہنا۔ ✿ عشقیہ وفسقیہ اشعار پڑھنا۔ ✿ جھوٹ بولنا۔ ✿ دین کا کام صرف پیسہ کمانے کے لئے کرنا۔ ✿ عوامی مقامات پر سوشل میڈیا کا بے جا استعمال کرنا۔ ✿ کھڑے ہو کر کھانا پینا۔ ✿ لوگوں کے سامنے جسم کے مختلف حصوں کو کھجانا۔ ✿ چِلّا کر یا بلند آواز سے کسی کو بلانا۔ ✿ کسی سے نماز وغیرہ میں غلطی ہو جائے تو نمازیوں کے سامنے اسے سمجھانا۔ ✿ عوام کے سامنے سیاست دانوں کی برائیاں اور غیبتیں کرنا۔ ✿ عوام کی دی ہوئی چیزوں اور وقف املاک کی مناسب حفاظت نہ کرنا۔ ✿ بلاوجہِ شرعی کسی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنا۔ ✿ نگران کا ماتحت افراد کو نفرت یا حقارت سے دیکھنا، ان سے مصافحہ تک نہ کرنا۔ ✿ دانت صاف نہ کرنا، داڑھی میں کنگھی نہ کرنا، صفائی ستھرائی کا خیال نہ رکھنا۔ ✿ قومی یا لسانی تعصب برتنا یعنی کسی مخصوص قوم (کاسٹ) یا مخصوص زبان والے لوگوں کو کم تر، حقیر، یا برا سمجھنا۔ ✿ ہفتہ وار اجتماع میں نہ بیٹھنا اور باہر گھومتے رہنا۔ ✿ اپنے دینی منصب کا استعمال کرتے ہوئے اپنی ذات کیلئے نفع لینا۔ ✿ دوسروں کو اصول وضوابط کی پابندی کی نصیحت کرنا اور خود انحراف کرنا۔ ✿ مالدار لوگوں سے صرف عطیات وصول کرنے کیلئے رابطہ کرنا۔ ✿ ایک ہی شخصیت کے پاس کئی کئی اسلامی بھائیوں کا چندہ لینے کیلئے پہنچ جانا۔

مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

❀ ہر اُس کام سے بچیں جو تنفیرِ عوام کا باعث ہو یعنی جس پر لوگ اُنگلی اُٹھائیں۔ (1)

(1)...مدنی مذاکرہ، 18 ذوالقعدۃ الحرام 1435ھ بمطابق 13 ستمبر 2014ء

www.dawateislami.net

❀ اِستِنجا خانے (لیٹرین) کے دروازے پر اِستِنجا خانے میں جانے سے پہلے، پڑھی جانے والی دُعا کا اسٹیکر نہ لگایا جائے کہ تنفیرِ عوام (لوگوں کے بد ظن) ہونے کا اندیشہ ہے، کہ لوگ اسے بے ادبی کہیں گے۔[1]

❀ محاورہ ہے کہ کھاؤ مَن بھاتا، پہنو جگ بھاتا، بعض کام گھر میں کرسکتے ہیں مگر لوگوں کے سامنے نہیں کرنے چاہئیں، جیسے وہ کام جو تنفیرِ عوام (لوگوں کی نفرت) کا باعث ہوں، لوگ اچھا نہ سمجھتے ہوں۔[2]

❀ وہ شخص جو کسی کے پاس جاکر ایک بات کرے اور دوسرے کے پاس جاکر دوسری بات یعنی چغلیاں کھائے اور لوگوں میں نفرتیں پیدا کرے، حدیث پاک میں ایسے شخص کی مذمّت آئی ہے اور اسے منافق کی صفت قرار دیا گیا ہے۔[3]

❀ اس پُرفِتن دور میں لوگ ہمیں عزّت دیں تو یہ بھی اللہ پاک کی نِعمت ہے۔ اس کی قدر کیجئے اور ہر اس کام سے اِجتِناب کیجئے جو تنفیرِ عوام (عوام کے بد ظن ہونے) کا باعث ہو۔[4]

---

(1)…مدنی مذاکرہ، 8 ربیع الاخر 1436ھ بمطابق 28 جنوری 2015ء

(2)…مدنی مذاکرہ، 11 جمادی الاولیٰ 1442ھ بمطابق 26 دسمبر 2020ء

(3)…مدنی مذاکرہ، 13 ربیع الاخر 1445ھ بمطابق 28 اکتوبر 2023ء

(4)…مرکزی مجلسِ شوریٰ، 23 تا 26 ربیع الاول 1438ھ بمطابق 23 تا 26 دسمبر 2016ء

www.dawateislami.net